بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — Regd No L 5254 — 258

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے ۔ ششماہی ۱۳ ۔ سہ ماہی ۷ ۔ ماہوار ۲½

یوم چہار شنبہ ۱۴ رمضان المبارک ۔ فی پرچہ ۱ انہ

جلد ۳۹/۵ ۔ ۲۰ احسان ۱۳۳۰ ہش ۔ ۲۰ جون ۱۹۵۱ء ۔ نمبر ۱۴۳

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۷ جون ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو کل درد نقرس کا جو حملہ شروع ہوا تھا خدا تعالیٰ کے فضل سے رک گیا ہے اب درد کم ہے ۔

ربوہ ۱۸ جون ۔ پہلے سے آرام ہے ۔ کچھ کچھ تکلیف نقرس کی باقی ہے ۔ احباب حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

مسلمانوں کے دھندوں کی اس نے تکلیف خود اٹھائی ان کو شریعت کے قانون پڑھائے ۔ پس وہ اہل بصیرت ہوگئے امت پر باپ سے بھی زیادہ مہربان ہے ۔ شفیع صاحب کرم شفق اور خطرہ سے ڈرانے والا جو صدق اور اطاعت سے اس کے پاس آیا اس نے نجات پائی جس نے اس کے احکام سے منہ پھیرا وہ ہلاک ہوا اس کے کمالات و اخلاق عالیہ میں نہ پیشتر کوئی شریک و مماثل ہوا نہ آئندہ ہوگا ۔

(ترجمہ از کرامات الصادقین)

ایران کے وزیر اعظم ڈاکٹر محمد مصدق کی تصریحات

حکومت ایران کمپنی کو مزید مراعات دینے کی بجائے تیل کے کنوؤں کا خشک ہو جانا پسند کرے گی

طہران ۱۹ جون حکومت ایران نے سابق اینگلو ایرانین آئل کمپنی سے قانون ملکیت کے منظور ہو جانے کے بعد تیل کی برآمد کی آمد سے ۷۵ فیصدی حصہ کا جو مطالبہ کیا تھا کمپنی کی طرف سے آج کسی وقت اس کا جواب موصول ہو رہا ہے ۔ معلوم ہوا ہے کہ اس جواب کی ایک نقل برطانوی سفیر مقیم طہران مسٹر فرانسس شیفرڈ نے پہلے ہی شاہ ایران کی خدمت میں پیش کر دی ہے ۔ لنڈن کے باخبر حلقوں کے مطابق اس جواب میں ہنگامی مالی دشواریوں کو دور کرنے کے لئے کمپنی کی طرف سے حکومت کو ایک معقول رقم پیش کی گئی ہے ۔ جواب میں تیل بورڈ کے مطالبات کو سخت اور غیر معقول بھی قرار دیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ جس قسم کی شرائط ایرانی حکام پیش کر رہے ہیں ان کے تحت بات چیت جاری رکھنا سخت دشوار ہے ۔

طہران ۔ آج وزیر اعظم ایران نے امریکی سفیر سے بات چیت کے دوران میں برطانیہ کی مراعات طلبی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کمپنی کو مزید مراعات دینے کی بجائے ایران پسند کرے گا کہ تیل کے کنوئیں خشک ہو جائیں ۔

تیل پر قبضہ کرنے کے لئے متعینہ بورڈ کے سیکرٹری مسٹر حسین مکی نے بتایا ہے کہ اگر کمپنی نے حکومت کے مطالبات منظور نہ کئے تو حکومت کل سے تیل کے پمپ بند کر کے تیل کی برآمد پر پابندی لگا دیگی اور کل صبح کارخانوں کی مشینوں پر قبضہ کر لے گی ۔ آپ نے حکومت ایران کو لکھا ہے کہ وہ غیر جانبدار ملکوں سے نئے ماہرین مہیا کرے تاکہ برطانوی ماہرین کی جگہ ان سے کام لیا جائے ۔

فرانس کے انتخابات

پیرس ۱۹ جون ۔ فرانس کے انتخابات کے سلسلہ میں اب صرف ۸۰ نشستوں کا نتیجہ باقی رہ گیا ہے ۔ اب تک حکومت کی جماعتوں نے ۲۷۴ ڈیگالسٹ نے ۱۱۱ ۔ اعتدال اور رجعت پسندوں نے ۱۰۳ ، اور آزاد امیدواروں نے ۲۱ ۔ ۔ ۔ کمیونسٹوں نے ۱۰۰ نشستیں حاصل کیں ۔

نئی دہلی ۱۹ جون ۔ نئی دہلی ریڈیو کے ایک نشریے کے مطابق ہندوستانی مقبوضہ کشمیر میں مجوزہ نام نہاد آئین ساز اسمبلی کے ووٹروں کی فہرستیں شائع کر دی گئی ہیں ۔

نئی دہلی ۱۹ جون حکومت ہندوستان نے آئین میں جو ترمیم کرنی چاہی ہے اب تک اس کے خلاف ۴ ہندوستان کی عدالتوں میں دس درخواستیں گذر چکی ہیں ۔

راولپنڈی مقدمہ سازش کی سماعت

حیدرآباد (سندھ) ۱۹ جون آج راولپنڈی کے مقدمہ سازش کی سماعت کا پہلا دور ختم ہو گیا چار دن میں ۱۷ گھنٹے کی تقریر کے بعد استغاثہ کے وکیل اعلیٰ مسٹر بروہی نے بیان استغاثہ ختم کر دیا ۔ وکلاء صفائی کی استدعا پر سماعت جمعرات تک ملتوی کر دی گئی جب ملزموں کے بیانات کے بعد شہادت استغاثہ شروع ہوگی آج وکلاء صفائی نے درخواست گذاری کہ اس سے قبل بعض مجسٹریٹوں نے ملزموں یا گواہوں کے جو بیانات قلمبند کئے ہیں ان کی نقول اور گواہوں کے ناموں کی فہرست بھی انہیں بہم پہنچائی جائے ۔ عدالت نے پہلے کی طرح اب بھی ملزموں کو ہر ممکن سہولت بہم پہنچانے کا وعدہ کیا ۔

پنجاب میں ۲۲ ہزار ابتدائی سکول

سکیم پر جلد عمل شروع ہو جائیگا

لاہور ۱۹ جون معلوم ہوا ہے کہ حکومت پنجاب نے صوبے بھر میں ۲۲ ہزار ابتدائی سکول کھولنے کی سکیم مکمل کر لی ہے اور اس پر جلد ہی عمل شروع ہو جائے گا ۔ اور دس پندرہ سال میں کاملاً عملی جامہ پہن لے گی جس کے بعد صوبے بھر میں کوئی فرد ان پڑھ نہ رہے گا ۔ اسی سکیم کے ماتحت ابتدائی دو سال میں ہر ایک کے ذمہ ۱۲۰۰ سکول کھولے جائیں گے ۔ اس کے علاوہ تین کروڑ روپیہ سات ہزار موجودہ تعلیمی اداروں کی عمارتوں کی توسیع پر خرچ کیا جائے گا ۔

نئی دہلی ۱۹ جون ۔ برٹ ووڈز سسٹم پر جو بین المملکتی کانفرنس یہاں ہو رہی ہے وہ بعض خاص خاص امور میں عارضی نتائج پر پہنچ چکی ہے جن میں تقریباً تمام ہی بڑے بڑے مسائل آ گئے ہیں ۔ کل کانفرنس سفارشات کا مشترکہ مسودہ اپنی اپنی حکومتوں کو منظوری کیلئے ارسال کرے گی ۔

حافظ بشیر الدین بخیریت ممباسہ پہنچ گئے

ممباسہ ۱۹ جون ممباسہ سے مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے بذریعہ تار حسب ذیل اطلاع ارسال کی ہے ۔

ماریشس کے لئے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مبلغ مکرم حافظ بشیر الدین صاحب (واقف زندگی) معہ اہل و عیال بخیریت یہاں پہنچ گئے ہیں آپ کے ماریشس جانے کے لئے انتظامات کئے جا رہے ہیں ۔

نزدیک و دور سے

بیروت ۱۹ جون ۔ لبنانی صدر شیخ بشارت الخوری نے ترکیہ کے صدر سید جلال بایار کو سرکاری طور پر دعوت نامہ بھیجا ہے کہ وہ اس موسم گرما میں لبنان آئیں ۔ یہ دعوت نامہ لبنانی وزیر مختار متعینہ ترکیہ مسٹر ابراہیم الوہاب کے ہاتھ ارسال کیا گیا ہے ۔

نیویارک ۱۹ جون ۔ اگلے دن ساٹھ ہزار امریکی جہازیوں نے جو ہڑتال کر دی تھی اس سے ۶۵۰ جہاز کاملاً معطل ہو کر رہ گئے ہیں ۔

پونڈری ۔ ۱۹ جون ۔ کل یہاں ایک عظیم اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے آزاد کشمیر حکومت کے سابق صدر سردار محمد ابراہیم خاں نے کہا آزاد کشمیر کی جدوجہد کا گذشتہ چار سالہ دور اس امر کا شاہد ہے کہ مسئلہ کشمیر کا فیصلہ لیک سیکسس کے بجائے میدان جنگ میں ہوگا ۔ آپ نے کہا پنڈت نہرو کی حالیہ تقریریں نہ صرف سلامتی کونسل کی قراردادوں کے خلاف ہیں ۔ بلکہ جموں و کشمیر کے آزادی پرست عوام کی غیرت کیلئے بھی چیلنج ہے ۔

نئی دہلی ۱۹ جون ۔ صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر راجندر پرشاد کی طرف سے مشرقی پنجاب میں گورنری راج کے قیام کے متعلق کسی وقت بھی حکم کی امید ہے ۔

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام

ربوہ میں چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کی تقریر

مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۵۱ء کو آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب ربوہ تشریف لائے تھے۔ اہالیان ربوہ کی خواہش تھی۔ کہ مکرم چوہدری صاحب سے موجودہ زمانہ کے حالات کے بارہ میں معلومات حاصل کریں۔ چنانچہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے چوہدری صاحب کی خدمت میں درخواست کی گئی۔ جسے چوہدری صاحب نے منظور فرلیا۔ اور بعد نماز عصر مسجد بلاک ج ربوہ میں قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تقریر فرمائی۔ بعد میں احباب نے مختلف سوالات کے ذریعہ سے بھی معلومات حاصل کیں۔

اس جلسہ کی صدارت مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم اے ناظر امور عامہ و خارجہ جماعت احمدیہ نے فرمائی۔

محترم چوہدری صاحب کی تقریر کے ایک حصہ کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

—— نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجھے ان مضامین پر اپنے خیالات کے اظہار کے لئے کہا گیا ہے۔

۱۔ بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام

۲۔ تبلیغ کے لئے نوجوانوں کو کس طرح تیار ہونا چاہیئے۔

۳۔ ہمارے مبلغین کی خدمت پاکستان

۴۔ مسلمانوں کا مستقبل

۵۔ یہودیوں کی وسعت

بیرونی ممالک میں تبلیغ کا موضوع بہت وسیع ہے۔ کچھ عرصہ سے بیرونی ممالک کی رپورٹیں تفصیل سے شائع ہوتی ہیں۔ اسلئے احباب کو عام طور سے مشنوں کے کام کی طرف توجہ اور علم ہوتا رہتا ہے لیکن مجھے بعض تفصیلی باتوں کا بھی علم ہے۔ کیونکہ مجھے ان جماعتوں اور مشنوں سے ملاقات کا موقعہ ملتا رہتا ہے۔

امریکہ میں مجھے ایک نئی جماعت سے ملنے کا موقعہ ملا ہے۔ یہ جماعت ملواکی Milwaukee ہے جو ریاست مشیگن Michigan میں واقع ہے۔ اس میں اسوقت سرگرم دوست ایک گرجا کے پادری ہوتے تھے۔ چونکہ یہ پادری تھے۔ اس لئے امید ہے کہ ان کے زیر اثر جو لوگ ہیں وہ بھی اسلام اور احمدیت کی طرف توجہ کریں گے۔ ان کا اسلامی نام فضل عمر ہے۔ لیکن ان کا پہلا نام Anderson تھا۔ ان کے گرجا کا بارسوخ اور بڑا پادری شکاگو میں رہتا ہے فضل عمر شکاگو گئے اور وہاں اس پادری کے ساتھ ایک بارسوخ شخص مسٹر ٹیلر سے ملنے گئے۔ وہاں فضل عمر صاحب نے پوچھا کہ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ ہمارے گرجا کا بانی کیا کہا کرتا تھا اس نے جواب دیا کہ وہ کہا کرتا تھا کہ میں تو تم کو متنبہ کرنے آیا ہوں۔ لیکن مشرق سے ایک شخص آئے گا جو تمہاری جماعت بندی کرے گا۔ اس پر مسٹر ٹیلر کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی پیش کئے۔ ان دعاوی اور دلائل کو سننے کے بعد مسٹر ٹیلر نے تسلیم کیا کہ بظاہر اس پر کوئی اعتراض تو معلوم نہیں ہوتا۔ لیکن میں غور کروں گا۔ اس کے متعلق بھی توقع کی جاتی ہے۔ کہ شاید وہ جلد ہی احمدی ہو جائے۔ اور امید ہے۔ کہ امریکہ کی تین چار ریاستوں میں اسلام کی ترقی جلد ہی شروع ہو جائے گی۔ امریکہ کی جماعتوں میں یورپ کی جماعتوں کی نسبت زندگی کے زیادہ آثار نظر آتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ امریکہ میں یورپ کی نسبت آزادی خیال اور آزادی عمل زیادہ ہے۔ امریکہ کی جماعتیں زیادہ چستی سے اپنی تبلیغ جاری رکھ رہی ہیں۔

واشنگٹن میں حال ہی میں ایک سفید دوست اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔ اس کا نام Malcolm R ہے۔ میں نے ان سے پوچھا۔ کہ انہیں اسلام کی خبر کس کے ذریعہ سے پہنچی۔ انہوں نے کہا۔ کہ مجھے یہ پیغام کسی کے ذریعہ بھی نہیں پہنچا۔ بلکہ مجھے خود ہی مذاہب کے مطالعہ کا شوق تھا۔ اور خود ہی شروع کیا۔ بدھ مذہب اور ہندو مذہب کا مطالعہ کیا۔ عیسائیت ان کا اپنا مذہب ہے اس کا کچھ مطالعہ تھا۔ لیکن اس کا مزید مطالعہ کیا۔ اور پھر اسلام کا مطالعہ کیا۔ اور قرآن کا ترجمہ جو کہ Sale نے کیا ہے اس کا مطالعہ کیا۔ یہ ترجمہ سب ترجموں سے زیادہ متعصب ہے۔ عجیب انہوں نے یہ ترجمہ پڑھا تو باوجود اس کے کہ اس میں کافی مخالفت تھی۔ وہ کہتے تھے قرآن مجید مجھے کھینچتا چلا جاتا تھا اس سے انہوں نے سمجھا کہ اسلام سچا ہے میری ان سے پہلی یا دوسری ملاقات تھی۔ لیکن ان کا عربی کا تلفظ کافی صحیح تھا۔ انہوں نے اپنی زندگی بھی وقف کے لئے پیش کی ہے۔ یہ تمام امور ہمارے لئے سبق آموز ہیں۔ دنیا ہدایت کے لئے تیار ہو رہی ہے۔ اور ہمیں اپنے آخری وسائل تک استعمال کرنے چاہیں۔ اور ہمارے مبلغین کو گھبرانے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

گذشتہ مرتبہ جب میں ہالینڈ گیا۔ تو میرا پروگرام کافی معمور تھا۔ اسلئے جماعت کے پاس پندرہ بیس منٹ سے زیادہ نہ ٹھہر سکا۔ لیکن اس مرتبہ جب ہالینڈ ٹھہرا تو بدھ سے جمعہ تک رہا۔ اس لئے دو بجے سے چھ بجے شام تک میں جماعت کے پاس ٹھہرا۔ وہاں پر خطبہ میں نے پڑھا۔ لیکن مجھے یہ خیال ہوا کہ میں بھی دوستوں سے ان کے حالات سنوں۔ اسلئے میں نے مسز زیرمان سے جو کہ ہالینڈ کی بہت مخلص خاتون ہیں۔ درخواست کی۔ کہ وہ چار بجے کے بعد ہمیں کچھ حالات سنائیں۔ انہوں نے ہمیں یہ بتایا کہ خدا تعالیٰ نے انہیں کیسے ہدایت دی۔

انہوں نے بتایا کہ جب وہ جنگ کے دوران میں لندن میں تھیں تو قرآن کریم کے ڈچ ترجمہ کے لئے انہیں کہا گیا۔ پہلے تو وہ راضی نہ ہوتی تھیں کیونکہ یہ کام بہت بڑی ذمہ داری کا تھا۔ لیکن بعد میں رضامند ہوگئیں۔ وہ بیان کرتی تھیں کہ جب میں اپنا ترجمہ لے کر دار الترجمہ میں جاتی۔ تو اس کمپنی کے ڈائرکٹر نائب ڈائریکٹر اور سیکرٹری مذاق اڑاتے اور یہ بات ان پر یعنی مسز زیرمان پر بڑی گراں گذرتی تھی۔ لیکن اس کے کچھ عرصہ کے بعد ہی ڈائریکٹر اور نائب ڈائریکٹر سیکرٹری مرتے چلے گئے۔ اسبات نے کہ وہ تینوں ہی موت کا شکار ہوگئے۔ ان کے دل میں اسبات کا خیال پیدا کیا۔ کہ یہ اس گستاخی کا خمیازہ ہے جو کہ وہ قرآن مجید کی شان میں کرتے رہے ہیں۔ اسلئے انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت نصیب کرے۔ تو اسکے بعد انہوں نے یہ خواب دیکھا کہ ایک بزرگ میری طرف آئے ہیں۔ میں نے خیال کیا کہ یہ حضرت موسیٰ ؑ ہیں۔ اسکے چند دن بعد میں نے خواب دیکھا کہ ایک اور بزرگ میری طرف آئے ہیں۔ اس وقت میں نے خیال کیا کہ یہ حضرت عیسیٰ ؑ ہیں۔ اور کچھ یہ بھی خیال ہوا کہ یہ حضرت عیسیٰ ؑ نہیں۔ اس کے بعد وہ ہالینڈ آگئیں اور حافظ قدرت اللہ صاحب سے ملاقات ہوئی۔ تو اس وقت انہیں بائیبل کی بعض پیشگوئیاں جب بتائی گئیں۔ مثلاً یوحنا باب ۱۷۔ کی طرف توجہ دلائی گئی۔ جس پر انہوں نے اپنی خوابیں سنائیں۔ پہلے تو وہ بیعت نہ کرتی تھیں۔ اسلئے نہیں کہ انہیں کچھ شبہ تھا۔ یا سمجھ نہیں آتی تھی۔ بلکہ اسلئے کہ یہ بہت بڑی ذمہ داری تھی۔ جس سے وہ گھبراتی تھیں۔ اس کے بعد چوہدری انور احمد صاحب جو کہ کلکتہ کی جماعت کے امیر تھے ہالینڈ گئے تو ان سے ملاقات کی اس ملاقات میں انہوں نے کہا۔ کہ میرا تم پر حق ہے۔ کہ تم سے کہوں کہ تم بیعت کرو۔ انہوں نے کہا کہ کونسا حق ہے۔ انہوں نے کہا کہ تم قرآن کریم کا ڈچ زبان میں ترجمہ کیا ہے اور ڈچ زبان کے ترجمہ کے اخراجات کلکتہ کی جماعت نے برداشت کرنیکا ذمہ لیا ہے۔ اور میں ان کا امیر ہوں۔ اسلئے میرا تم پر حق ہے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ میں بیعت کر لیتی ہوں۔ اور اسی وقت بیعت کر لی۔ مسز ناصرہ زیرمان بڑی مخلص خاتون ہیں۔

۲۔ تبلیغ کیلئے کس طرح تیار ہونا چاہیئے

جس نوجوان نے کسی ملک میں جانا ہو۔ تو ضروری ہے کہ وہ پہلے اس کے لئے کسی قدر تیاری کرے۔ اسکے لئے اسکے مناسب حال ملک مدنظر رکھ کر کورس مقرر ہونا چاہیئے سب سے پہلے اس ملک کی کچھ نہ کچھ زبان سیکھنے کی طرف توجہ کرے۔ دوسرے اس ملک کی تاریخ سے کچھ واقفیت حاصل کرے تیسرے اس ملک کے سوشل مذہبی اور تمدنی زندگی کے متعلق واقفیت حاصل کرے۔ اب ہمارے مشن ہر جگہ قائم ہیں۔ اس لئے ہر مشنری کے جانے سے پہلے اس ملک سے اس قسم کی کتب منگوا کر مطالعہ کرے یہ بالکل صحیح ہے کہ ہمیں دوسروں کو جا کر حق بات ہی بتانی ہوتی ہے۔ لیکن بات کرنے کا بھی طریق ہوتا ہے اور ملک کے ماحول کا بھی خیال رکھنا پڑتا ہے۔ جبتک ان امور کا خیال نہ رکھا جائے گا۔ ہماری تبلیغ اس قدر مؤثر نہیں ہوگی۔ جس قدر کہ ہونی چاہیئے۔ قرآن مجید نے بھی اسکی طرف بالحکمت والموعظۃ والحسنۃ کہکر توجہ دلائی ہے۔ اور اس طرح مبلغ کا بہت سا وقت بچ جاتا ہے۔ اگر بیرونی ملک میں ہی جا کر ہر بات سیکھنی شروع کرے۔ تو سال یا اسکے قریب قریب زمانہ صرف زبان سیکھنے میں ہی لگ جائیگا اسی طرح بعض اوقات ملاقات کے بارے میں باتیں ہوتی ہیں کھانے کی باتیں ہوتی ہیں رہنے اور سمجھنے کی باتیں ہوتی ہیں۔ جن سے ہر مبلغ کو واقفیت ضروری ہے۔ یورپ میں علمی سوسائٹی میں جانیوالوں کے لئے ان اصولوں سے ضرور واقفیت ہونی چاہیئے۔ جیسے Comparative Religion یعنی مذاہب کا نسبتی مطالعہ کہتے ہیں۔ علمی طبقہ میں جانے سے قبل اس سے واقفیت بہرحال ضروری ہے۔ میں Comparative Religion کی کوئی مخصوص تعریف نہیں کر سکتا۔ بہرحال یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ اس سے واقفیت نہایت ضروری ہے

۳۔ احمدیہ مشنوں کی خدمات پاکستان

چونکہ ہماری باہر کی جماعتوں کو روحانی ہدایت پاکستان سے جاتی ہے۔ اسلئے ان کو لازمی طور پر پاکستان سے انس ہوتا ہے۔ ان کو عملاً پاکستان اسلام اور احمدیت ایک ہی چیز معلوم ہوتے ہیں۔ اور یہ بات پاکستان کے لئے بہت تقویت کا موجب ہوتی ہے۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

روزنامہ "الفضل" لاہور
مورخہ ۲۰ رجون ۱۹۵۱ء

نااہلیت

کوثر کے "سیر و سفر" کا کالم لکھنے والے صاحب ۹ رجون ۱۹۵۱ء کی اشاعت میں لکھتے ہیں

"چند روز ہوئے مولانا اختر علی خاں کی صدارت میں "پان سگریٹ فروشان" لاہور کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ حالانکہ مولانا نہ پان کھاتے ہیں۔ نہ سگریٹ نوش کرتے ہیں۔

اس کے بعد ایک مباحثہ ہوا۔ جس کا موضوع تھا "دل اور دماغ میں سے کس کو فضیلت حاصل ہے"۔ اس کی صدارت بھی مولانا اختر علی خاں کو پیش کی گئی۔ لطف یہ ہے۔ کہ خود مولانا کے پاس نہ دل ہے نہ دماغ۔

اس کے بعد ایک اور کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کا نام تھا "اتحاد المسلمین کانفرنس"۔ اس کے صدر استقبالیہ بھی مولانا اختر علی خاں ہی بنتے فرمائے اس کانفرنس میں ایک مقرر نے ولولہ ء اتحاد میں سرشار ہو کر فرما دیا۔ کہ قادیانی ہمارے بھائی ہیں۔ اس پر وہ ہنگامہ برپا ہوا۔ کہ کانفرنس کا پنڈال اڑ گیا۔ اور کانفرنس کے لیڈر پٹتے پٹتے رہ گئے۔ یعنی اس کانفرنس میں نہ اتحاد تھا۔ اور نہ وہ "مسلمین" کی کانفرنس تھی۔

اگر مولانا اختر علی خاں کے شوق صدارت کا یہی عالم رہا۔ تو ہیئر آئل مرچنٹس کانفرنس کی صدارت بھی مولانا ہی فرمائیں گے۔ کیونکہ ان کا سر "فارغ البال ہے"۔ اور اگر انتخاب صدارت کا اصول بھی یہی رہا۔ تو جلسہ سالانہ احمدیہ (شکریہ) کی صدارت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو سونپی جائے گی۔ احرار کی کانفرنس کا صدر سر ظفر اللہ خاں کو بنایا جائیگا۔ جمعیت اہل حدیث کی صدارت مولانا ابو الحسنات فرمائیں گے۔ حزب الاحناف کے اجلاس کے صدر مولانا داؤد غزنوی ہوں گے۔ اور قادیانیوں کے جلسے کے صدر مولانا محمد بخش مسلم۔

اور یہ بات کچھ صدارت سے خاص نہیں۔ وزارت اور سفارت کا بھی ہمارے یہاں یہی ہنجار ہے کہ جو شخص جس کام کا سب سے زیادہ نااہل ہو وہ کام اسی کو سونپا جاتا ہے۔ بتصرف قلیل بے قسمت کیا ہر ایک کو قسام وطن نے
جو کوئی کہ جس شے کے نہ قابل نظر آیا
بلبل کو دیا جلنا تو پروانے کو نالہ
غم قوم کا لیڈر کو۔ کہ مشکل نظر آیا"
(سہ روزہ کوثر لاہور ۹ رجون ۱۹۵۱ء)

جس طرح کہتے ہیں۔ کہ چراغ کے نیچے اندھیرا ہوتا ہے۔ یا مچھلی کو اپنا کانٹا نہیں کھٹکتا۔ اسی طرح کالم نویس کو یہ محسوس نہیں ہو سکتا تھا۔ کہ آج اقامت دین کے بلند بانگ دعاوی بھی وہی لوگ کر رہے ہیں۔ جن کو اسلام کا فہم و ادراک ازل سے ہی عطا نہیں ہوا۔ جن کو اسلامی اخلاق سے اتنا بہرہ بھی نصیب نہیں۔ کہ احراریوں سے خوفزدہ ہو کر احمدیوں کو قادیانی یا مرزائی نہ لکھیں۔ ہمارے ملک میں بعض لوگ اپنے بچوں کا نام ہی خان بہادر یا جرنیل علی وغیرہ رکھ لیتے ہیں۔ تاکہ حکومت کا مرہون بھی نہ ہونا پڑے۔ مفت میں اعزاز مل جائے۔ اسی طرح مودودی صاحب نے بھی اپنی سراسر لادینی تحریک کا نام اسلامی تحریک رکھ لیا ہے۔ تاکہ کسی کو اس پر اعتراض کرنے کی جرأت ہی نہ ہو۔ اور اقامت دین کے پردے میں مغربی نظریات اشتراکیت اور فسطائیت کے اصول جبر و اکراہ پر ایک پارٹی بنا کر حکومت پر قبضہ کر لیا جائے۔

ہم یہ دعوے بلا دلیل نہیں کر رہے۔ ہم نے الفضل کی گذشتہ اشاعتوں میں ایک سے زیادہ بار یہ ثابت کیا ہے۔ کہ مودودی صاحب نے قرآن کریم کی آیات کے چند ٹکڑے سیاق و سباق سے علیحدہ کر کے قرآن کریم کے مفہوم کے بالکل الٹ اپنا بنیادی نظریہ جبر یہ ثابت کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔ اور ہم نے سیاق و سباق نقل کر کے ثابت کیا ہے۔ کہ جہاں سے مودودی صاحب نے وہ ٹکڑا علیحدہ کیا ہے۔ وہیں آپ کے نظریہ کی تردید موجود ہے۔ اسی طرح مودودی صاحب بھی وہ کام کرنے کا ادعا کر رہے ہیں جس کی اہلیت لیاقت نہیں گویا آپ اختر علی ثانی ہیں۔

اون کی تجارت کو بچایا جائے

اون پاکستان کی فاضلہ پیداوار ہے۔ اس کی برآمد اس طرح ہوتی ہے۔ کہ چھوٹے تاجر اپنا مال لورپول بھیج دیتے ہیں۔ جہاں وہ نیلام کر دیا جاتا ہے۔ اس وقت تقریباً پچاس ہزار اون کی بیلیں جو چھوٹے تاجروں کی ملکیت ہیں لورپول میں برائے نیلام پڑی ہیں۔

۴ رجون سے ۶ رجون تک اون کا نیلام لورپول میں ہوتا رہا۔ سفید اور زرد اون میں ۲۰۰ روپیہ فی من نقصان ہوا ہے۔ گرے اور سیاہ اون میں تو کرایہ اور بکری ٹیکس مزید برآں پلے سے دینا پڑتا ہے۔

آئندہ ۲۴ رجولائی کو نیلام ہونے والا ہے تقریباً ۲۲ ہزار بیلیں قابل فروخت ہیں۔ اس وقت تک ۷۵ فیصدی قیمت گر چکی ہے۔ اگر منڈی اور بھی نرم رہی تو تباہی یقینی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ کسی تجارت کو ایسا سانحہ کبھی پیش نہیں آیا۔ یہ تو ایسا ہے۔ جیسے کسی خوبصورت شہر پر بم گر پڑے۔

ایسی صورت میں پاکستانی حکومت کو اس تجارت کو بالکل تباہی سے بچانے کے لئے آگے آنا چاہیئے۔

"رسالہ تشریح الزکوٰۃ"

حکومت پاکستان نے گذشتہ دنوں ایک زکوٰۃ کمیٹی مقرر کی تھی جس نے ۳۹ سوالات مسئلہ زکوٰۃ کے متعلق لکھ کر مختلف اداروں اور جماعتوں کو برائے جواب بھیجے تھے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہدایت کے ماتحت علماء سلسلہ احمدیہ نے ان سوالات کے جوابات مرتب کئے جواب کتابی صورت میں شائع کئے گئے ہیں۔

اس رسالہ میں جو ۱۳۵ صفحات پر مشتمل ہے مسئلہ زکوٰۃ پر نہایت سیر کن بحث کی گئی ہے قابل قدر تالیف ہے۔ جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ اس رسالہ کی متعدد کاپیاں خریدیں۔ قیمت ۱۰ مجلد ایک روپیہ۔ محصولڈاک رجسٹرڈ ۶

(انچارج تالیف و تصنیف ربوہ)

ضرورت محررین

(۱) رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی انشاء اللہ بہت جلد دوبارہ شائع ہو رہا ہے۔ اس کے دفتر کے لئے ایک میٹرک پاس۔ محنتی۔ ہوشیار کلرک کی ضرورت ہے جو آسانی سے انگریزی میں خط و کتابت کر سکتا ہو۔ ٹائپ جاننے والے کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ ۵۰ روپے ہوگی۔ اور الاؤنس حسب قواعد ہوں گے مخلص احمدی نوجوانوں کے لئے ربوہ میں رہائش کا سنہری موقعہ ہے۔ درخواستیں اپنی اپنی جماعت کے توسط سے بھجوائیں۔

(۲) بک ڈپو صدر انجمن احمدیہ کے لئے ایک کلرک کی ضرورت ہے۔ جو انگریزی خط و کتابت اور حساب کتاب سے کماحقہ واقف ہو۔ میٹرک کم سے کم معیار ہے۔ احمدی نوجوان جو ربوہ میں رہائش رکھنے کے خواہشمند ہوں۔ اپنی جماعت کے توسط سے درخواستیں بھجوائیں۔ تنخواہ ۵۰ روپے اور دیگر الاؤنس حسب قواعد ہوں گے۔

(۳) مرکزی لائبریری ربوہ کے لئے ایک انگریزی مڈل پاس مددگار کارکن کی ضرورت ہے۔ دیانتدار اور محنتی آدمی کے لئے اچھا موقعہ ہے۔ تنخواہ ۳۰ روپے ہوگی۔ دیگر الاؤنس حسب قواعد۔ اپنی جماعت کے توسط سے درخواستیں بھجوائیں

تمام درخواستیں ۷ رجولائی ۱۹۵۱ء تک میرے پاس پہنچ جائیں۔

(انچارج صیغہ تالیف و تصنیف ربوہ ضلع جھنگ)

میٹرک کے امتحان میں ایک طالبہ کی شاندار کامیابی

میری لڑکی منیرہ بیگم امسال کراچی یونیورسٹی کے میٹرک کے امتحان میں فرسٹ ڈویژن میں پاس آئی ہے۔ اور تمام طالبات میں دوم رہی ہے۔ (خاکسار شاہ نواز خاں از ملتان)

درخواست ہائے دعا

(۱) شیخ محمد شریف صاحب نمک ڈیلر بدوملہی کی لڑکی امتہ السلام تین چار یوم سے بوجہ دست اور سخت بیمار ہے۔ (۲) فضل الٰہی صاحب سیالکوٹ کا لڑکا عزیزم عطاء الٰہی بیماری سے بہت کمزور ہو گیا ہے۔ (۳) منیر احمد صاحب خلیل ربوہ کی بھانجی عزیزہ مونسہ بیگم کوئٹہ کے ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ اور تشویشناک حالت ہے۔ نیز انکی دوسری بھانجیوں کی بھی طبیعت خراب ہے۔ (۴) اللہ بخش صاحب ٹھیکیدار خانقاہ ڈوگراں ایک لمبے عرصہ سے مالی مشکلات میں مبتلا چلے آ رہے ہیں۔ اور باوجود کوشش کے ان پر قابو نہیں پا سکے۔ (۵) ان کی لڑکی عزیزہ مریم ایک عرصہ سے شدید سر درد میں مبتلا ہے۔ نیز ان کا نواسہ عزیز حبیب احمد چند دن سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ (۶) شیخ بشیر احمد صاحب لیدر مرچنٹ اوکاڑہ کی بچی کو ٹائیفائڈ بخار کئی دنوں سے ہے۔ (۷) رسول بخش صاحب اوورسیر ڈیرہ غازیخان کا لڑکا و اہلیہ بیمار ہیں۔ احباب سب بیماروں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

کسرِ صلیب کا ایک زبردست ثبوت

انجیل میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے آسمان پر جانے کا عقیدہ الحاقی ہے

علمائے کلیسیا کا اعترافِ حقیقت

— از مکرم عبد القادر صاحب لائلپوری —

(۱)

سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی لسانِ صدق پر مسیح موعود کا کام صلیب بیان ہوا ہے۔ عمدۃ القاری جو بخاری شریف کی شرح ہے۔ اس میں شارح نے لکھا ہے۔

"مسیح موعود کے متعلق جو یکسر الصلیب آتا ہے۔ اس کے معنے مجھے الہاماً یہ بتلائے گئے ہیں۔ کہ اس سے مراد اظہارِ کذبِ نصاریٰ ہے"

(ملاحظہ ہو عمدۃ القاری جلد ۵ صفحہ ۵۸۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ موجودہ زمانہ میں مقدر تھا۔ کہ محض خدائی قدرت سے ایسے علوم دلائل اور شہادتیں پیدا ہو جائیں۔ جو حضرت مسیح علیہ السلام کی الوہیت۔ صلیب پر فوت ہونے آسمان پر جانے اور دوبارہ آنے کے عقیدہ کی بطالت کو روشن سے روشن تر کردیں۔ کیونکہ یہ زمانہ کاسر الصلیب کا زمانہ ہے۔

یہ علوم و شہادات آپ نے اپنی معرکۃ الآرا کتب میں جمع کردی ہیں۔ آپ کے بعد بھی نئے نئے انکشافات کا سلسلہ جاری ہے۔ یہ مقالہ اسی غرض کے لئے پیش خدمت ہے

یہ عجیب بات ہے کہ جس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام واقعہ صلیب مسیح کے متعلق خدا تعالےٰ سے علم پاکر اپنی تحقیق دنیا کے سامنے پیش کر رہے تھے۔ اسی وقت علمائے کلیسیا بائیبل پر محققین کی بے پناہ جرح و قدح سے مجبور ہوکر یہ لکھنے پر مجبور ہوگئے کہ اناجیل اربعہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کے آسمان پر جانے کا ذکر بعد میں شامل کیا گیا ہے۔ پرانے نسخوں میں یہ ذکر موجود نہیں۔ اور اسی طرح موجودہ زمانے میں علمائے جامعۃ الازھر مصر کا فیصلہ پرانے عقیدہ میں ایک حیرت انگیز انقلاب پر دلالت کرتا ہے

یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ حیات و صعود مسیح کا عقیدہ مسلمانوں میں عیسائیوں سے آیا ہے۔ تفسیر روح المعانی میں یہ اقرار موجود ہے۔

عیسائیوں میں یہ عقیدہ اناجیل اربعہ سے پھیلا لیکن انیسویں صدی کے آخر میں علمائے کلیسیا یہ اقرار کرنے پر مجبور ہوگئے کہ آسمان پر جانے کا ذکر انجیل کے بہترین پرانے نسخوں میں موجود نہیں۔ بلکہ بعد میں کسی شخص نے شامل کردیا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی ثابت ہوا کہ اناجیل کے پرانے ماخذ (جن سے موجودہ اناجیل کا مواد جمع کیا گیا) اس عقیدہ سے مبرّا ہیں۔ یہ امر عیسائیوں اور عام مسلمانوں کے لئے قابل غور ہے۔ اور اپنے عقیدہ پر نظر ثانی کی دعوت دے رہا ہے۔ مذکورہ تحقیق کی تفصیل درج ذیل ہے:-

انیسویں صدی کی تاریخی اور علمی ریسرچ کے بعد یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہوچکا ہے کہ اناجیل اربعہ میں سے دو انجیلوں کے آخر میں حضرت مسیح ناصری کے آسمان پر جانے کا ذکر پرانی انجیلوں میں شامل نہیں تھا۔ بلکہ بعد میں کسی نے شامل کردیا ہے۔ صورت حال یہ ہے کہ پہلی اور آخری انجیل میں متی اور یوحنا جو کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے حواری بتائے جاتے ہیں۔ آپ کے آسمان پر جانے کے واقعہ کا ذکر تک نہیں کرتے یہ حواری واقعات صلیب کے چشم دید گواہ تھے۔ اگر یہ واقعہ درست ہوتا تو اس کی غیر معمولی اہمیت کے پیش نظر ضروری تھا کہ اس واقعہ کا ذکر واقعات صلیب کے بعد انجیل میں کیا جاتا۔ عدم ذکر صاف ظاہر کر رہا ہے کہ یہ واقعہ سرے سے غلط ہے۔

مکتوب سکندریہ جو کہ واقعہ صلیب کے سات سال بعد چشم دید حالات کی بناء پر لکھا گیا ۱۹۰۹ء میں اس کا ترجمہ Crucifiction کے نام سے شائع ہوا۔ اس میں لکھا ہے۔

"جائے غور ہے کہ جبکہ یوحنا جیسا بڑا آدمی یسوع کی رخصت کے وقت پاس موجود تھا۔ اس نے تمام باتیں اپنے کانوں سے سنیں۔ اور آنکھوں سے دیکھیں تھیں۔ مگر اس نے آسمان پر جانے کے بارے میں نہ تو زبان سے کوئی کلمہ نکالا اور نہ ہی قلم سے کچھ لکھا۔ یہی حال متی کا ہے۔ وہ بھی اس واقعہ کا چشم دید گواہ ہے۔ لیکن زبان اور قلم سے وہ بھی خاموش ہے۔ ان کے سوا البتہ اور لوگ ہیں۔ جنہوں نے افواہوں کو جمع کر کے ان کی ایک تصویر اپنے خیالات کے مطابق بنائی"

باقی رہ گئیں مرقس اور لوقا کی انجیلیں ان کے آخر میں البتہ آسمان پر جانے کا واقعہ درج ہے۔ لیکن اول تو یہ دونوں حواری نہیں تھے۔ نہ واقعات صلیب کے چشم دید گواہ تھے۔ دوئم تحقیقات جدیدہ سے یہ بات ثابت ہوچکی ہے۔ کہ مرقس کی آخری بارہ آیات الحاقی ہیں۔ اور لوقا کے آخر میں" اور آسمان پر اٹھایا گیا" کے الفاظ پرانے نسخوں میں پائے نہیں جاتے۔

برٹش اینڈ فارن بائیبل سوسائٹی لنڈن نے مئی ۱۸۸۱ء میں نئے عہدنامے کا مقابلہ قدیم ترین نسخوں سے کرنے کے بعد انگریزی ترجمہ شائع کیا۔ اور جو فرق ان کو نظر آئے وہ حاشیہ میں درج کردیئے گئے۔

مئی ۱۸۹۸ء میں عہد عتیق اور عہد جدید دونوں پر نظر ثانی کے بعد انگریزی ترجمہ شائع کیا گیا۔ جو کہ اس وقت میرے سامنے ہے۔ اس کے سرورق پر مندرجہ ذیل عبارت درج ہے

The New testament of our Lord and Saviour Jesus Christ. Translated out of Greek. beeing the version Set forth A.D. 1611 Compared with the most ancient authorities and revised A.D 1881

اس نوٹ سے ظاہر ہے کہ قدیم ترین پرانے نسخوں سے مقابلہ کے بعد یہ ترمیم شدہ ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔ اس ترجمہ میں مرقس کی آخری بارہ آیات کے متعلق جن میں مسیح ناصری کے آسمان پر جانے کا ذکر ہے۔ مندرجہ ذیل الفاظ میں ایک نوٹ دیا گیا ہے۔

The two oldest Greek manuscripts, and some other authorities omit from ver 9 to the end. Some other authorities have a different ending to the Gospel.

(New Testament page 63)

یعنی دو قدیم ترین یونانی قلمی نسخوں اور کچھ دوسرے نسخوں میں انجیل مرقس کا آخری حصہ جو کہ آیت نمبر ۹ تا ۲۰ سے تعلق رکھتا ہے پایا نہیں جاتا بلکہ بعض دوسرے نسخوں میں اس عبارت سے ایک مختلف عبارت پائی جاتی ہے۔"

مرقس کا یہ آخری حصہ جو کہ قدیم ترین نسخوں میں پایا نہیں جاتا درج ذیل ہے:-

"ہفتہ کے پہلے روز جب وہ سویرے جی اٹھا تو پہلے مریم مگدلینی کو جس میں اس نے سات بدروحیں نکالی تھیں دکھائی دیا۔ اس نے جاکر اس کے ساتھیوں کو جو ماتم کرتے اور روتے تھے خبر دی اور انہوں نے یہ سن کر کہ وہ جیتا ہے اور اس نے اسے دیکھا ہے یقین نہ کیا۔

اس کے بعد وہ دوسری صورت میں ان میں سے دو کو جب وہ دیہات کی طرف پیدل جارہے تھے دکھائی دیا۔ انہوں نے بھی جاکر باقی لوگوں کو خبر دی مگر انہوں نے ان کا بھی یقین نہ کیا۔

پھر پیچھے وہ ان گیارہ کو بھی جب کھانا کھانے بیٹھے تھے دکھائی دیا اور ان کی بے اعتقادی اور سخت دلی پر ملامت کی۔ کیونکہ جنہوں نے اس کے جی اٹھنے کے بعد اسے دیکھا تھا انہوں نے ان کا یقین نہ کیا تھا اور اس نے ان سے کہا کہ تم تمام دنیا میں جاکر ساری خلق کے سامنے انجیل کی منادی کرو۔ جو ایمان لائے اور بپتسمہ لے وہ نجات پائے گا۔ اور جو ایمان نہ لائے وہ مجرم ٹھہرایا جائے گا اور ایمان لانے والوں کے درمیان یہ معجزے ہوں گے۔ وہ میرے نام سے بدروحوں کو نکالیں گے۔ نئی نئی زبانیں بولیں گے سانپوں کو اٹھالیں گے اور اگر کوئی ہلاک کرنیوالی چیز پئیں گے تو انہیں کچھ ضرر نہ پہنچے گا وہ بیماروں پر ہاتھ رکھیں گے تو اچھے ہوجائیں گے۔

غرض خداوند یسوع ان سے کلام کرنے کے بعد آسمان پر اٹھایا گیا اور خدا کی داہنی طرف بیٹھ گیا۔"

پھر انہوں نے نکل کر ہر جگہ منادی کی اور خدا ان کے ساتھ کام کرتا رہا اور کلام کو ان معجزوں کے وسیلے سے جو ساتھ ساتھ ہوتے تھے ثابت کرتا رہا۔"

(انجیل مرقس ۱۶/ ۹ تا ۲۰)

یہ وہ آیات ہیں۔ جن میں مسیح کے مر کر زندہ ہونے آسمان پر جانے اور تمام دنیا میں پیغام پہنچانے کا ذکر ہے۔ یہ سب آیات جیسا کہ آگے ثابت کیا جائیگا۔ دوسری صدی مسیحی کے شروع میں انجیل مرقس کے آخر میں شامل کی گئیں۔ اصلی انجیل مرقس کے آخر میں یہ آیات پائی نہیں جاتیں۔ مرقس کے بعد لوقا کی انجیل کے آخر میں مندرجہ ذیل عبارت درج ہے۔

"جب وہ انہیں برکت دے رہا تھا۔ تو ایسا ہوا کہ ان سے جدا ہو گیا۔ اور آسمان پر اٹھایا گیا اور وہ اس کو سجدہ کر کے بڑی خوشی سے یروشلم کو لوٹ گئے۔" لوقا ۲۴/۵۱، ۵۲

اس مقام کے حاشیہ پر مذکورہ بائیبل میں مندرجہ ذیل نوٹ دیا گیا ہے:۔

Some ancient authorities omit "carried up into heaven".

یعنی کچھ پرانے مستند نسخوں میں الفاظ "آسمان پر اٹھایا گیا" پائے نہیں جاتے۔

پھر لکھا ہے۔

Some ancient authorties omit "worshiped him and".

یعنی کچھ قدیمی نسخوں میں مسیح کو سجدہ کرنے کے الفاظ بھی پائے نہیں جاتے۔

ان الحاقی عبارتوں کو اگر نظر انداز کر دیا جائے۔ تو اصل عبارت یہ رہ جائے گی۔

"جب وہ انہیں برکت دے رہا تھا۔ تو ایسا ہوا کہ ان سے جدا ہو گیا۔ اور وہ خوشی سے یروشلم کو لوٹ گئے۔"

اس عبارت اور مندرجہ بالا عبارت میں جو فرق ہے۔ وہ ظاہر و باہر ہے۔ اصل انجیل لوقا میں صرف حواریوں سے مسیح کے جدا ہونے کا ذکر تھا۔ آسمان پر اٹھائے جانے اور اس کو سجدہ کرنے کا ذکر بعد میں شامل کر دیا گیا۔

صرف یہی نہیں کہ انجیل لوقا میں صعود مسیح کا ذکر الحاقی ہے۔ بلکہ مر کر جی اٹھنے کا ذکر بھی بعد میں شامل کیا گیا۔ لوقا ۲۴ باب کی مندرجہ ذیل عبارت ملاحظہ ہو۔

"لیکن ہفتے کے پہلے دن وہ صبح سویرے ہی ان خوشبودار چیزوں کو جو تیار کی تھیں۔ لیکر قبر پر آئیں اور پتھر کو قبر پر سے لڑھکا ہوا پایا۔ مگر اندر جا کے خداوند یسوع کی لاش نہ پائی۔ .... دو شخص براق پوشاک پہنے ان کے پاس آ کھڑے ہوئے۔ ...... انہوں نے ان سے کہا۔ کہ زندے کو مردوں میں سے کیوں ڈھونڈتی ہو وہ یہاں نہیں بلکہ جی اٹھا ہے۔"

اس کے بعد بارہ آیت میں لکھا ہے

"اس پر پطرس اٹھ کر قبر تک دوڑا گیا۔ اور جھک کر نظر کی۔ اور دیکھا کہ صرف کفن ہی کفن ہے۔ اور اس ماجرے سے تعجب کرتا ہوا اپنے گھر چلا گیا۔"

(لوقا ۲۴/۱ تا ۱۲)

ان آیات میں ترمیم شدہ انگریزی بائیبل میں جو حاشیہ دیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کچھ پرانے مستند نسخوں میں اس بیان کے مندرجہ ذیل حصے نہیں ملتے۔

(۱) یہاں مسیح کے لئے "خداوند یسوع" کے الفاظ ہیں۔ مذکورہ پرانے نسخوں میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔

(۲) "وہ یہاں نہیں بلکہ جی اٹھا ہے"۔ یہ الفاظ بھی ان پرانے مستند نسخوں میں حذف ہیں۔

(۳) آیت نمبر ۱۲ کی ساری عبارت جو کہ اوپر درج ہے۔ کچھ پرانے نسخوں میں پائی نہیں جاتی۔[1]

(ملاحظہ ہو انگریزی بائیبل ۱۸۹۸ء صفحہ ۱۰۴ نیا عہد نامہ)

اب آپ غور کریں۔ کہ ایک چھوٹی سی عبارت میں جب اتنے اختلاف ہیں۔ تو انجیل نویسوں کے باقی بیانات کا جن میں مسیح کے مر کر زندہ ہونے کا ذکر ہے۔ کیا اعتبار رہ جاتا ہے۔ مذکورہ عبارت میں مسیح کے جی اٹھنے کا ذکر ہے لیکن یہ الفاظ بعض قدیم نسخوں میں اس موقعہ پر پائے نہیں جاتے۔ اس کے بعد آپ کے آسمان پر جانے کا ذکر ہے۔ یہ حصہ بھی بہترین پرانے نسخوں میں شامل نہیں۔

الغرض صرف لوقا ۲۴ باب میں (جس میں مسیح کے دوبارہ زندہ ہونے اور آسمان پر جانے کا ذکر ہے) آٹھ یا نو الحاقی عبارتیں ہیں۔ جو کہ بعد میں اصل بیان میں شامل کر دی گئیں۔ چنانچہ انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا میں زیر عنوان "بائیبل" جو مقالہ لکھا گیا ہے۔ اس میں اسی چیز کو تسلیم کیا گیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"یہاں پر یہ معلوم کرنا بھی مناسب ہے۔ کہ انجیل لوقا کے عام نسخہ کے آخری باب میں آٹھ یا نو الحاقی عبارتیں ہیں۔ جو کہ نسخہ "ڈی" نے حذف کی ہیں۔ اور نیز بہترین پرانے لاطینی نسخے بھی انہیں حذف کرتے ہیں۔ یہ الحاقات صریحاً ایک سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔ اور ایک ہی وقت بنائے گئے ہیں۔ اور ان میں یسوع کے آسمان پر چڑھنے کا ذکر بھی شامل ہے۔ جیسا کہ لوقا ۲۴/۵۱ میں درج ہے۔"

آگے لکھا ہے کہ

"یہ تغیر اس وقت ہوا۔ جب کہ "تحریرات لوقا" کی دونوں جلدیں علیحدہ علیحدہ کی گئیں۔ جن میں سے ایک جلد یعنی لوقا کی انجیل کو اناجیل اربعہ کا ایک جزو ٹھیرایا گیا۔ اور دوسری جلد یعنی کتاب اعمال الرسل کلیسیا کی ابتدائی تاریخ کے متعلق ایک علیحدہ قصہ کے طور پر اشاعت پذیر ہوئی۔" (ملاحظہ ہو انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا ایڈیشن ۱۵ جلد ۳ صفحہ ۵۲۱ زیر عنوان بائیبل ضمنی عنوان اعمال الرسل)

اس حوالہ سے ظاہر ہے۔ کہ ابتدا میں کتاب اعمال الرسل اور انجیل لوقا یکجا تھیں۔ جب الگ الگ کی گئیں۔ تو لوقا ۲۴ باب میں ۸ یا ۹ الحاقات داخل کر دیئے گئے۔ ان الحاقات میں سے زیادہ تر کا ذکر ہم کر چکے ہیں۔ مکمل تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

(۱) لوقا ۲۴/۳ میں "خداوند یسوع" کے الفاظ زائد کئے گئے۔

(۲) لوقا ۲۴/۶ میں "وہ یہاں نہیں بلکہ جی اٹھا ہے" کے الفاظ الحاقی ہیں۔

(۳) لوقا ۲۴/۹ "اور قبر سے لوٹ کر انہوں نے ...... ان سب باتوں کی خبر دی"۔ اس عبارت میں "قبر سے لوٹ کر" کے الفاظ الحاقی ہیں۔

(۴) لوقا ۲۴/۱۲ "اس پر پطرس اٹھ کر قبر تک دوڑا گیا۔ اور جھک کر نظر کی۔ اور دیکھا کہ صرف کفن ہی کفن ہے۔ اور اس ماجرے سے تعجب کرتا ہوا اپنے گھر چلا گیا"

یہ سب کا سب بیان بعد میں ملایا گیا۔

(۵) لوقا ۲۴/۳۶ ۔"اور ان سے کہا کہ تم پر سلامتی ہو۔" یہ حصہ زائد ہے۔

(۶) لوقا ۲۴/۴۰ "اور یہ کہہ کر اس نے انہیں اپنے ہاتھ اور پاؤں دکھائے۔" یہ آیت الحاقی ہے۔

(۷) لوقا ۲۴/۵۱ "اور (یسوع) آسمان پر اٹھایا گیا۔" یہ حصہ بعد میں زائد کیا گیا۔

باقی دو الحاقات معمولی ہیں۔ یہ سب الحاقات Revised Bible شائع کردہ دی برٹش اینڈ فارن بائیبل سوسائٹی لندن کے حاشیہ صفحہ ۱۰۴ تا صفحہ ۱۰۶ پر تسلیم کئے گئے ہیں۔

اس تحقیق کی رو سے گویا چاروں اناجیل میں مسیح کے آسمان پر جانے کا ذکر شامل نہیں تھا۔ مرنے کے بعد جی اٹھنے کا ذکر البتہ کیا گیا۔ لیکن وہ بھی مشتبہ ہو جاتا ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ ان میں سے بھی بعض حصے مسلمہ طور پر الحاقی ہیں۔ بایں حالات کیا نصاریٰ کا فرض نہیں۔ کہ وہ اپنے عقیدہ پر نظر ثانی کریں؟

(باقی)

حاشیہ: [1] اس آیت کے متعلق Peakes Commentary of The Bible میں لکھا ہے۔ کہ پطرس گو قبر کی تحقیق کے لئے گیا۔ لیکن یہ آیت قدیم لاطینی یا قدیم سیریک تراجم میں نہیں ملتی۔ بلکہ بعد میں غالباً شامل کر دی گئی ہے۔ (ملاحظہ ہو صفحہ ۷۴۳)

سید عباس احمدؐ (آف منصوری)

از سید عبد الرحمٰن صاحب آف منصوری

سید عباس احمدؐ میرے نانا صاحب مرحوم حافظ سید عبد المجید صاحب (آف منصوری) کے صاحبزادے تھے۔ ۱۹۲۰ء میں پیدا ہوئے تھے۔ ان کی عمر ۳۱ سال کے قریب تھی۔ مخلص احمدی نوجوان تھے۔ بڑی نرم طبیعت پائی تھی۔ نماز روزے کے سختی کے ساتھ پابند تھے۔ ہمیں بھی نماز کی تلقین کرتے رہتے۔ بچوں کے ساتھ بہت شفقت سے پیش آتے جس کی وجہ سے گھر کے تمام بچے ان سے بہت محبت کرتے تھے تقسیم ملک کے بعد وہ منصوری سے لاہور آ گئے۔ اور یہاں میاں منیر احمدؐ صاحب کی دوکان "آرسوکو" میں کام کر رہے تھے۔

۲۸ر جنوری کی صبح کو انہوں نے ٹھنڈے پانی سے اپنا سر دھویا۔ اس کے بعد وہ سب کے ساتھ باتیں وغیرہ کرتے رہے۔ دوپہر کو کھانے کے بعد وہ کچھ دیر آرام کرنے کی خاطر بستر پر لیٹ گئے۔ کچھ عرصے کے بعد جب ان کی آنکھ کھلی۔ تو انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ میں تکلیف سی محسوس کی جس پر گھبرا کر انہوں نے اپنی والدہ کو بلایا۔ اسی وقت ڈاکٹر کرنل ضیاء اللہ صاحب کو بلوایا گیا۔ انہوں نے فالج کا حملہ بتلایا۔ تھوڑے عرصہ کے بعد زبان بھی بند ہو گئی۔ تمام دائیں حصے پر فالج اپنا اثر کر چکا تھا۔ علاج میں کسی قسم کی کمی نہ رکھی۔ تیسرے روز ان کو ہسپتال لے گئے۔ ۳۱ر جنوری کو ان کی حالت کچھ زیادہ تشویشناک محسوس کی گئی۔ جمعرات یکم فروری ۱۹۵۱ء کو ۱۱ بجے کے قریب بھائی جان کی روح اس عالم کو خیرباد کہہ کر عالم قدسی میں پہنچ چکی تھی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اللہ تعالےٰ بھائی جان کو جنت الفردوس میں بلند سے بلند درجات عطا فرمائے۔

بھائی جان موصی تھے۔ اس لئے دوسرے روز ہم ان کا جنازہ ربوہ لے گئے۔ جہاں پر جمعہ کی نماز کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک بڑے مجمع کے ساتھ نماز جنازہ پڑھائی۔ چار بجے کے قریب بھائی جان کو امانتاً دفن کر دیا گیا۔ جنازہ کے ساتھ حضرت میاں بشیر احمدؐ صاحب اور دوسرے بزرگان سلسلہ قبرستان تک ساتھ گئے۔ جنازہ ربوہ لے جانے کے انتظام میں صاحبزادہ میاں منیر احمدؐ صاحب نے بہت کوشش کی۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی والدہ اور دوسرے عزیزوں کو اس صدمہ کے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (سید عبد الرؤف آف منصوری)

دعائے نعم البدل

(۱) عبد اللہ خاں صاحب افغان سٹور نمک منڈی راولپنڈی کی لڑکی ظفر پروین بعمر ۱۳ ماہ ۱۰ دن مکان کی اوپر والی منزل کی کھڑکی سے گر کر اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملی۔ احباب دعائے نعم البدل فرمائیں۔ عبد اللہ خاں افغان سٹور نمک منڈی راولپنڈی۔ (۲) عبد الاحد صاحب کوئٹہ کا بچہ محمدؐ اشرف بعمر ۲ ۳/۴ سال چند دن بیمار رہ کر ۱۳ ۶/۵۱ کو فوت ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون احباب دعائے نعم البدل

ایک غیر احمدی دوست کا کھلا خط!

بنام

جناب سید ابو الاعلیٰ مودودی صاحب

(از مکرم ایم اے چشتی صاحب پشاور)

مولانا! گو میرا تعلق سلسلہ عالیہ چشتیہ سے ہے۔ مگر میں لٹریچر آپ کا اور آپ کی جماعت کے ارکان کا بھی پڑھتا رہتا ہوں۔ بلکہ میرے ایک رفیق کا فرقہ احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان سے بھی لٹریچر لے کر اکثر پڑھتا رہتا ہوں اور ان سے آپ کی جماعت کے متعلق تبادلہ خیال بھی ہوتا رہتا ہے۔ چنانچہ ان کی زبانی معلوم ہوا۔ کہ انہوں نے مئی گذشتہ میں آپ کی خدمت میں چند سوال جناب قاری علی تجمل حسین صاحب کی تحریک پر ارسال کئے تھے۔ آپ نے ایک لمبا چوڑا خط قاری صاحب موصوف کو ارسال کیا ہے مگر میرے احمدی رفیق کے اصل سوالوں کا آپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس لئے میں مکرر وہی سوال معہ دو تین دوسرے سوالوں کے آپ کی خدمت میں بذریعہ اخبار پیش کرتا ہوں۔ امید ہے کہ مفصل جواب دیکر میرے اور میرے جیسے دیگر مذبذبین کے لئے باعث ہدایت ہونگے۔ بہرحال سوال حسب ذیل ہیں۔

آپ نے اپنے رسالہ ترجمان القرآن بابت ماہ جنوری و فروری ۱۹۵۱ء کے صفحہ ۲۲۶ پر بعض سوالات کا جواب دیتے ہوئے تحریر فرمایا ہے۔ جس کا خلاصہ تین نمبروں میں درج ذیل ہے۔

۱۔ پچھلے زمانہ کے بعض بزرگوں نے بلاشبہ کشف و الہام کے ذریعہ خبر دی ہے کہ وہ اپنے زمانہ کے مجدد ہیں۔ مگر انہوں نے ان معنوں میں کوئی دعویٰ نہیں کیا۔ کہ ان کا ماننا ضروری ہے۔ اور جو نہ مانیں گے۔ گمراہ ہوں گے۔

۲۔ دعویٰ کرنا کسی مجدد کا سرے سے منصب ہی نہیں۔ جو شخص دعویٰ کرتا ہے۔ وہ اپنے ہی فعل سے ثابت کرتا ہے۔ کہ وہ فی الواقع مجدد نہیں۔

۳۔ کشف و الہام وحی کی طرح کوئی یقینی چیز نہیں اس میں وہ کیفیت نہیں ہوتی۔ کہ آفتاب روشن کی طرح یہ معلوم ہو۔ کہ کشف و الہام خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو رہا ہے“

جناب کا پہلا قول از روئے واقعات بالکل غلط ہے۔ حضرت مجدد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے اور حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے دھڑلے سے یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ ہم اپنے زمانہ کے امام ہیں۔ قرب خداوندی ہمارے توسط ہی سے ملے گا۔ چنانچہ میرے احمدی دوست نے حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا مفصل حوالہ اپنے خط میں نقل کر کے ارسال کیا تھا۔ جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔ فرمایا۔

”اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا ہے۔ کہ میں نے تجھے اس زمانہ کا امام مقرر کیا ہے۔ اب لوگوں کو چاہیئے کہ تجھ سے محبت کریں اور تیری پیروی کو ذریعہ نجات سمجھیں۔ اور اب آسمانی برکات اس شخص پر نہ ہوں گی گویا لا تفتح لہم ابواب السماء کا حکم ان پر ہو گا جو تیرے ساتھ عداوت و بغض رکھے گا۔ اور نہ ارضی برکات کا مورد ہو گا۔ ..... خواہ وہ لوگ تیری اس حقیقت سے واقف ہوں یا نہ ہوں۔ اگر واقف ہوں گے۔ تو فائز المرام ہوں گے۔ اور اگر بے خبر رہیں گے تو ناکام و نامراد اور خسارہ پانے والے ہونگے“

اور حضرت مجدد سرہندی نے لکھا ہے کہ (مکتوبات جلد ۲ مکتوب ۴)

”مجدد آں است کہ ہر چند درآں مدت فیوض بامتیان برسد بتوسط او رسد اگرچہ اقطاب واوتاد آن وقت بودند و بدلا و نجباء باشند“

یعنی مجدد وہ ہوتا ہے۔ کہ جس کے زمانہ پر ایک قسم کے فیوض امتیوں کو اس کے توسط سے ہی ملتا ہے۔ اگرچہ اقطاب اوتاد وقت ہوں یا ابدال اور نجباء ہوں۔ گویا کوئی بھی ان کو قبول کرنے کے بغیر خدا تعالیٰ کا مقرب نہیں ہو سکتا۔

ہر دو حضرات کا یہ دعویٰ قرآن مجید کے بھی خلاف نہیں۔ کیونکہ سورۃ نور میں اللہ تعالیٰ کا صاف ارشاد ہے۔ کہ وہ امت محمدیہ میں سے خود خلفاء مقرر فرمائے گا۔ جیسا کہ وہ پہلی امتوں میں مقرر کرتا رہا ہے۔ اور جو ان کا انکار کرے گا سو وہ فاسق ہو گا۔ جیسا کہ فرمایا۔ فمن کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون اور فاسقون کو ہی اللہ تعالیٰ نے گمراہ ٹھہرایا ہے۔ جیسا کہ فرمایا وما یضل بہ الا الفاسقین الذین ینقضون عھد اللہ من بعد میثاقہ

پس آپ کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ فرمائیں کہ ۱۔ حضرت احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانہ کے مجدد تھے یا نہیں؟ ۲۔ آپ کے اصول کے مطابق تو ہر دو حضرات فی الواقعہ مجدد نہ تھے۔ اور آپ فی الواقع مجدد ہیں۔ کیونکہ آپ دعویٰ نہیں کرتے ۳۔ ہاں اگر آپ فرمائیں کہ ہر دو حضرات اپنے زمانہ کے مجدد تھے۔ مگر انہوں نے غلطی کی ہے کہ دعویٰ کیا ہے۔ تو پھر آپ کا دوسرا قول غلط ہے۔ کہ جو شخص دعویٰ کرتا ہے۔ وہ فی الواقعہ مجدد نہیں ہوتا۔ براہ مہربانی ارشاد فرمائیں۔ آپ کے افکار میں اتنا تضاد کیوں ہے؟

معلوم ہوتا ہے۔ کہ جناب اس قسم کے اصول محض احمدیوں کو نیچا دکھانے کی خاطر وضع کرتے ہیں۔ اس کی تو ایسی ہی مثال ہے۔ کہ پرائی بدشگونی کی خاطر انسان اپنی ناک کٹوا دے۔ آپ ایسے علماء کی اس دو رنگی چال سے ہی تو لوگ دن بدن احمدیت کی طرف مائل ہو رہے ہیں باوجود اس کے آپ ایسے جید عالم اور دوسری طاغوتی طاقتیں ان کے خلاف پس پردہ کام کر رہی ہیں۔ پھر بھی وہ دن بدن ترقی کر رہے ہیں۔ آپ سے پہلے مولانا ابو الکلام صاحب آزاد نے اپنی امامت کے شوق میں مجدد دین کی دعوت و عزیمت پر تذکرہ کے صفحوں کے صفحے لکھ ڈالے مگر جب احمدیوں نے تنگ کیا۔ کہ صاف فرمائیں۔ کہ اس صدی کا مجدد کون ہے تو کہہ دیا کہ مجدد کیا بلا ہوتی ہے۔ اب جناب بھی وہی چال اختیار کرتے نظر آتے ہیں۔ آپ بھی اپنے حواریوں سے تو اپنی مجددیت کا ڈھنڈورہ پٹواتے ہیں (تسنیم ۹ اگست ۱۹۴۹ء) مگر خود حلیہ سے لگے بیٹھے ہیں۔ کیا علمائے حق کی یہی شان ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنے دل کی بات کو صفائی سے ظاہر کرنے کی جراءت بھی نہ رکھتے ہوں؟

۴۔ وحی و الہام میں صرف اصطلاحی جھگڑا ہے۔ قرآن مجید نے جہاں غیر نبیوں کے لئے لفظ وحی استعمال کیا۔ مفسرین اس کو الہام کے اسم سے موسوم کرتے ہیں علاوہ ازیں حضرت ولی اللہ شاہ صاحب نے تجویز فرمایا ہے کہ ”محدث کا وہ مرتبہ ہے کہ جب محدث ظہور پاتا ہے۔ تو ضرور اس کی علامات میں سے ایک بڑی علامت یہ ہے۔ کہ وہ اجتہادی شریعتوں کا پابند نہیں ہوتا معلوم ہوتا ہے اسی لئے آپ بھی امت کے تمام مجتہدین کے اجتہاد کی پابندی اسی لئے نہیں کرتے کہ در پردہ آپ کو بھی وحی ہوتی ہے۔ جس طرح سورج کے ہوتے۔ چراغ کی ضرورت نہیں رہتی۔ ایسا ہی محدث کا حال ہے۔ کہ وہ مجتہدوں کے اجتہادات کا پابند نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جب وہ آتا ہے تو اس کے ساتھ وحی اور رسولوں کے علوم ہوتے ہیں۔ ان سب پر خدا کی حجتیں ہوں“ (تفہیمات الٰہیہ صفحہ ۱۳۶)

اور حضرت سید اسمٰعیل شہید نے اپنی کتاب منصب امامت میں لکھا ہے کہ

”وہ جو اللہ تعالیٰ نے آیۃ وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی میں فرمایا ہے ابن عباس کی قرأۃ میں آیت مذکورہ میں یوں مرقوم ہے وما من رسول ولا نبی ولا محدث ہوگیا“ (دیکھو منصب امامت صفحہ ۲۴)

پس اس طرح عصمت کا مطلب جو آیۂ کریمہ کا خاص اصلی ہے۔ جس طرح نبیوں اور رسولوں کی نسبت صادق و ثابت ہے۔ اسی طرح محدثین کی نسبت بھی ثابت ہوگیا۔

وحی کو آپ کو بھی یقینی تسلیم کرتے ہیں۔ محدثین مجددین کو صرف کشف و الہام ہی نہیں۔ بلکہ وحی بھی ہوتی ہے اور وہ وحی حضرت ابن عباسؓ کی قرأت کے مطابق انبیاء اور رسولوں کی وحی کی طرح دخل شیطانی سے محفوظ ہوتی ہے۔ پس آپ کس طرح ان مجددین و محدثین کو غلطی خوردہ کہتے ہیں جیسے کہ آپ نے قاری صاحب کے خط میں تحریر فرمایا ہے۔ اگر امت محمدیہ کے کاملین کی وحی کشف و الہام آپ کے نزدیک غیر یقینی ناقابل اعتبار ہیں۔ تو پھر ان کی پوزیشن قوم اسرائیل کی عورتوں سے بھی گئی گذری ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ وحی یقینی کی نعمت سے متمتع تھیں۔ اور ان کے خاص بندوں کی یہ شان تھی کہ باوجود غیر نبی ہونے کے اولو العزم رسول بھی ان کے کشوف و الہامات پر معترض ہو کر سوائے ندامت و شرمندگی کچھ حاصل نہ کر سکتے تھے۔ پھر یہ امت کس طرح خیر امت کہلا سکتی ہے۔ بلکہ اگر اس کا لقب شر الامت رکھا جائے تو موزوں ہوگا۔ کیا پہلے نبی اسی انعام کی خاطر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں پیدا ہونے کی دعائیں کیا کرتے تھے۔ یا کوئی اور اعلیٰ درجہ کی نعمت تھی؟

۵۔ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ ایمان لاتے ہیں۔ اور اس پر استقامت اختیار کرتے ہیں۔ ان پر ملائکۃ اللہ کا نزول ہوتا ہے۔ فرمایا

تتنزل علیھم الملٰئکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون ۝ نحن اولیاءکم فی الحیٰوۃ الدنیا وفی الاخرۃ $\frac{۴۱}{۳۲}$

پھر سورۃ یونس میں فرمایا۔

الذین آمنوا وکانوا یتقون ۝ لھم البشریٰ فی الحیٰوۃ الدنیا وفی الاخرۃ ؕ لا تبدیل لکلمٰت اللہ ؕ ذالک ھو الفوز العظیم ۶۵

یعنی ملائکہ مومنوں کو تسلی دیتے ہیں۔ کہ تم گھبراؤ نہیں ہم تمہارے دوست ہیں۔ خدا کی باتوں کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ خدا سے ہمکلامی کا یہ شرف ہی بڑی کامیابی ہے۔ پس ارشاد فرمائیں۔ کہ آپ کو بھی کبھی کشف و الہام یا وحی الٰہی کی نعمت سے مشرف ہونے کا موقعہ ملا ہے یا نہیں؟

۶۔ اگر آپ وحی الٰہی کی نعمت سے مشرف نہیں ہیں تو آپ کا محض اپنی خشک منطق کے بھروسہ پر سلف صالحین کی رائے سے اکثر مسائل میں اختلاف کرنا موزوں معلوم نہیں ہوتا۔ ہاں اگر محدثین کی طرح وحی ہوتی ہے۔ تو کوئی مضائقہ نہیں صاف اعلان فرمائیں۔

۷۔ اگر آپ کا یہ دعویٰ ہے کہ قرآن مجید اور

سنت کی اتباع میں آپ اختلاف کرتے ہیں۔ تو یہ بھی درست نہیں۔ آپ کی قرآن دانی کا یہ حال ہے کہ وہ اخبار الفضل نے متعدد دفعہ آپ کی قرآن دانی پر نکتہ چینی کی ہے کہ آپ قرآن مجید کی من مانی تفسیر کرتے ہیں۔ کیونکہ آپ کی تفسیر کی تائید سیاق وسباق آیات قرآنی سے نہیں ہوتی بلکہ تردید ہوتی ہے۔ چنانچہ سورۃ انفال کی آیۃ ۷۳ الا تفعلوہ تکن فتنۃ فی الارض وفساد کبیر کے متعلق جو تفسیر آپ نے کی بالکل غلط ہے۔ اگر صحیح ہے تو اخبار الفضل کی جرح کا جواب دیں۔

۸ سنت رسول اللہ کے متعلق بھی آپ نے اپنے رسالہ جہاد فی سبیل اللہ میں غلط بیانی کی ہے۔ جہاں لکھا کہ نبی کریم نے شاہان وقت کو دعوت اسلامی دے کر اسباب کا انتظار نہ کیا کہ وہ قبول کرتے ہیں یا نہیں۔ مگر طاقت حاصل کرتے ہی ان پر حملہ کر دیا۔

۹ آپ اپنی صالحیت اور اپنے کارکنوں کی صالحیت کا پروپیگنڈا تو بڑا کرتے ہیں۔ مگر آپ کی دیانت کا تو یہ حال ہے کہ آپ واقعات صحیحہ کے خلاف لکھ جاتے ہیں۔ پھر اپنی غلطی کا اقرار کبھی نہیں کرتے۔ جیسا کہ آپ نے کہا۔ کہ کسی مجدد نے اپنی مجددیت کی طرف دعوت نہیں دی۔ اور نہ ہی یہ کہا ہے کہ جو ہمیں نہ مانے گا گمراہ ہوگا۔

آپ کے ارکان کی دیانت کا یہ حال ہے کہ مخالف کی غلطی سے پورا فائدہ اٹھاتے ہیں چنانچہ حکیم عبدالرشید محمود نے اپنے خط میں لکھا تھا۔ کہ اڈیٹر کوثر نے اسلامی جماعت کی تاریخ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "آپ کے معتقدین نے آپ کی مجددانہ حیثیت تصور کر لی ہے"۔ اور حوالہ بجائے تسنیم اخبار کے کوثر کا دیا ہے۔ مگر ایڈیٹر کوثر نے بھی اسباب کا انکار کانوں پر ہاتھ رکھ کر دیا ہے۔ اور امین احسن صاحب اصلاحی نے لکھ دیا کہ تین سال سے فائل کوثر کے دیکھے ہیں اور اسباب کو "فرد قرارداد جرم میں صریح الزام" قرار دیا ہے۔

۱۰ بالآخر عرض ہے کہ آپ نے جو تصور اللہ تعالےٰ کی حاکمیت کا پیش کیا ہے۔ وہ سامری کے "گوسالہ" سے کچھ کم ہی ہے زیادہ نہیں۔ اگر آپ کا اللہ اس زمانہ میں کسی سے ہمکلام نہیں ہوتا تو پھر اس میں اور اس سامری کے گوسالہ میں فرق کیا ہے؟ قرآن مجید نے بھی تو اس کی الوہیت کی تردید میں یہی دلیل پیش فرمائی ہے۔ فرمایا الم یروا انہ لا یکلمہم ولا یہدیہم سبیلا

اتخذوہ وکانوا ظالمین آپ کا سنہری دور اور پہلی تصویر "حاکمیت" کی صرف نظریہ کی حد تک ہے۔ مگر سامری کا معبود تو کم از کم سونے کا تھا۔ اس زمانہ میں ایسا خدا جو ہر ایک بے دین معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ جو اپنی ہستی کا کم از کم اپنے کلام سے تو ثبوت دے۔ عقلی دلائل سے بھلا وہ یقین و اطمینان کب حاصل ہو سکتا ہے جو خدا تعالیٰ کے انا الموجود کہنے ہو سکتا ہے۔ ہر مذہب سے منکرین خدا مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ اگر خدا پہلے زمانوں میں انسان سے ہمکلام ہوتا تھا۔ تو اس زمانہ میں کیوں کسی ایک انسان سے ہمکلام نہیں ہوا؟ ایسے سوالوں کا جواب صرف خشک منطق سے کسی کو تسلی بخش دیا جا سکتا ہے۔ ہرگز نہیں آپ نے بھی صرف لادینی تحریکوں کو نقل کرتے ہوئے ایک زندہ ڈکٹیٹر کے ایک موہوم ڈکٹیٹر کو پیش کرتے ہیں۔ جس کی ہستی پر تسلی بخش دلیل آپ کے پاس بھی نہیں۔ صرف سامری کی طرح کچھ آثار رسول سے باتیں اخذ کر کے اوٹ پٹانگ تاویلات دیکر سے صرف اپنی ڈکٹیٹر شپ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ خدا کی آڑ میں اس قسم کی کارروائی بالکل غیر موزوں سی ہے۔ خدارا اس قسم کی حرکات سے باز آ جائیے۔ بھولے بھالے مسلمانوں کو یا "انارکی" طبیعت رکھنے والے دیوں کو ملا کر مسلمانوں کو ہلاکت کے گڑھے میں نہ دھکیلئے۔ پہلے ہی بہت ساری تحریکوں نے غریب مسلمانوں کو جانی و مالی طور پر بہت سا نقصان پہنچایا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ بھی مسلمانوں کے خون سے اپنی ڈکٹیٹر شپ قائم کرنے کے لیے ہولی کھیلنا چاہتے ہیں۔

صرف اسلامی ہمدردی نے یہ باتیں کہنے پر مجھے مجبور کیا ہے۔ امید ہے کہ معاف فرمائیں گے اگر میرا خیال غلط ہے۔ تو جواب عطا فرما کر میری غلط فہمی دور فرمائے۔ اور بے اعتنائی نہ برتے۔

اس سنہری موقع سے فائدہ اٹھائیے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ ــ رمضان المبارک میں

ماہ رمضان میں ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ و خیرات کرنے پر ایک خاص رنگ میں کمربستہ ہو جایا کرتے تھے۔ احادیث میں آنحضور صلعم کے اس پاکیزہ نمونہ کو تیز ہوا سے مشابہت دی گئی ہے۔

امسال پھر اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ احسان فرمایا ہے کہ ہماری حین حیات میں رمضان المبارک اپنی تمام برکات اور افضال سمیت آچکا ہے۔ بلکہ اس کا ایک عشرہ گذر بھی چکا ہے۔ ہم اس کی رحمتوں اور برکتوں سے اسی وقت مستفید ہو سکتے ہیں۔ جب کہ ہم اپنے پیشوا سرور کائنات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ انفاق فی سبیل اللہ کو اختیار کرنے کی کما حقہ کوشش کریں۔

تحریک جدید کے جملہ مجاہدین اپنے اپنے وعدوں کا جائزہ لیں۔ اور ۲۹ رمضان کی تقریب سعید پر حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں پیش ہونے والی فہرست میں شامل ہونے کا عزم صمیم کر لیں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اموال خرچ کرنے کا یہ سنہری موقع ہے۔

ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

(وکیل المال تحریک جدید)

قیمت اخبار منی آرڈر بھجوایا کریں

احراری شیعہ سنّی سوال پیدا کر رہے ہیں

ایک اور ثبوت

(منقولہ از خبار دُرِ نجف سیالکوٹ ۱۵ جون ۱۹۵۱ء)

دُرِ نجف میں ہر چند احتجاج کیا گیا کہ ایک گروہ پنجاب میں لکھنوی ڈرامہ دکھانا چاہتا ہے لیکن فتنہ کے اس سرچشمہ کو بے حقیقت سمجھ کر توجہ نہیں کی گئی آج کی صحبت میں ایک عجیب و غریب مضمون نذر ناظرین کیا جاتا ہے جو ہمارے خیال کا پورا پورا مؤید و مصدق ہے۔

...ے صاحب۔ بخاری صاحب عداوت میں لکھتے ہیں

"چیست یاران طریقت"؟

سولہ آنے صحیح اور سچی خبر ملاحظہ ہو:۔

ڈھاکہ ۷ جون۔ آج گزٹ کی غیر معمولی اشاعت میں زمینداریوں کو ختم کرنے کے لئے قانون کو شائع کر دیا ہے۔ اس قانون پر فی الفور عمل شروع ہو جائیگا۔

جو لوگ تیرہ سو سال کے بعد بھی خلیفہ رسولؐ امیر المومنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے اس قصور کو معاف نہیں کر سکے کہ انہوں نے بالکل معمولی قسم کا ایک معمولی باغ حضرت سیدۃ النساء رضی اللہ عنہا کی بجائے جمہور کو دیدیا۔ وہ پاکستان کے اس گناہ عظیم کو کس طرح معاف کریں گے؟ حالانکہ وہاں ایک فدک تھا اور یہاں پورے ملک کی زمینداریاں ہیں۔ اور جو کچھ محترم خواجہ ناظم الدین کی منظوری سے آج مشرقی پاکستان میں ہو رہا ہے۔ کل وہ مغربی پاکستان میں بھی ہونے والا ہے۔

کیا کوئی مومن ہے جس کی رگِ حمیّت اس "غصب عام" کے موقعہ پر پھڑک اٹھے آہ صدیق اکبر تیری مظلومی۔ تیرے ایک فدک کے خاتمۃ المسلمین کے حوالے کر دینے سے آج تک لاکھوں زبانیں تیری پاک ذات پہ تبرّا کرتی ہیں۔ لیکن خواجہ ناظم الدین کے سارے صوبہ کی لاکھوں ایکڑ اراضی کے ضبط کر لینے پر ایک بھی زبان ان کے خلاف نہیں اٹھی۔ کیونکہ جو زبان محترم خواجہ صاحب کے خلاف بکواس کرے گی وہ گدی سے کھینچ کر پھینک دی جائے گی۔ اور جو تیرے خلاف سبّ و شتم سے ملوث ہوتی ہے اسے کوئی پوچھتا نہیں۔ میری رائے میں پاکستان میں زمینداریوں کا خاتمہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی دردناک مظلومی کا عبرتناک انتقام ہے۔ جو پوری قوت سے لیا جا رہا ہے۔ وہ ملت جس کے بعض عناصر صدیق اکبر کو برملا بھلا برا کہتے رہے اور بعض اس سب و شتم کو برداشت کرتے رہے"۔

—— سہ روزہ دعوت لاہور

(۸ رمضان المبارک ۱۳ جون ۱۹۵۱ء صہ ۳)

مذکورہ بالا خرافات بغیر کسی تبصرہ و جواب کے اس لئے نقل کی گئی ہیں تاکہ اہل دیان و دانش اس پر خود غور و فکر فرمائیں۔

کیا ان چند سطور سے راقم کی نیّت معلوم نہیں ہو سکتی؟ اس جماعت کے آئندہ ارادوں پہ روشنی نہیں پڑتی؟ بہر حال راعی اور رعایا کو ایک فتنہ عظیم کی اطلاع دیتے رہنا ہمارا فرض ہے۔ ورنہ کون نہیں جانتا کہ زمینداریوں کے خاتمہ کو فدک و غصب فدک سے کتنا تعلق ہو سکتا ہے۔

عام تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت امیر شریعت مشہور بخاری صاحب کے یہ بخاری عزیز یا قریبی ہیں اور مجلس احرار سے ان کا خاص تعلق ہے۔ نیز مجلس احرار وہ ہے جس پر کسی فتنہ انگیزی کا شبہ ہنگامہ لکھنؤ کے بعد پیدا نہیں ہوا خصوصاً اس لئے کہ ہمارے حافظ کفایت حسین صاحب قبلہ اس جماعت کے ساتھ ساتھ ہیں ؎

ما مریداں رُخ بسوئے کعبہ کے آریم چوں

رُو بسوئے خانہ خمار دارد پیر ما!

اور وہ ہستی جو حافظ صاحب قبلہ پہ بھی غالب ہے مجلس احرار کی قدیمی "نیاز مند" ہے۔ بہر حال یہ مسئلہ کچھ پیچیدہ ضرور ہے۔ جب ہم غور کرتے ہیں تو بقول

ع زلف پیچاں کے بڑے پیچ میں پیچان کتنے

اس ہیر پھیر میں ایک زبردست منظم سازش کی جھلک دکھائی دیتی ہے

یعنی کسی کی ڈیوٹی کچھ ہے اور کسی کی کچھ۔ بہر حال میں شیعہ سُنّی ہنگامہ برپا کرنے کے لئے زمین تیار ہو رہی ہے اور سنّیوں کو اشتعال دلانے کی خاطر نورالحسن کو آگے بڑھایا جا رہا ہے اور شیعوں کو غافل رکھنے کے لئے حافظ کفایت حسین صاحب کو اپنے ساتھ گانٹھ رکھا ہے

ناظرین دُرِ نجف اگر ہماری تحقیقات میں غلطی ہے تو سر دست ہمیں غلطی کا شکار تصور فرمائیں لیکن خدا کے لئے دنیا اور اپنی قوم کے حفظ و جان و امان کا انتظام سوچ رکھیں۔ زیر نظر مضمون بجائے خود ابتری پھیلانے والا ہے۔ لیکن متواتر یہ شخص شائع کرتا چلا جاتا ہے اور اسے کوئی پوچھتا تک نہیں ہے کیا یہ امر راز سے خالی ہے؟

عمان ۱۹ جون یہاں بتایا گیا ہے کہ اردن کی حکومت نے شمالی صوبہ میں بنجر زمین کی سیرابی کے منصوبہ پر عملدرآمد شروع کر دیا ہے

اس منصوبہ پر ۱۱۰۰۰ دینار صرف ہوئے۔ بندوں کی تعمیر اور آب پاشی کی نہروں کے پانچ اور منصوبوں پر بھی کام شروع ہو گیا ہے۔ (اسٹار)

بقیہ صفحہ ۲

بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام

۴۔ مسلمانوں کا سیاسی مستقبل

مراکو سے شروع کر کے مصر۔ سوڈان۔ ممالک عرب۔ ترکی۔ ایران۔ افغانستان۔ ہندوستان برما۔ ملایا۔ انڈونیشیا میں مسلمانوں کی کثیر تعداد پائی جاتی ہے۔ بلکہ سوائے ہندوستان اور برما کے مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ بلکہ بعض ممالک میں تو کامل مسلمان آبادی ہے۔ وسعت اور آبادی کے لحاظ سے یہ بہت بڑی طاقت ہیں۔ لیکن ہر دوسرے لحاظ سے ان ممالک کے مسلمان قریب قریب بالکل نہتے ہیں۔ اور مفلس ہیں۔ اور آپس میں افتراق ہے۔ تجارت میں بھی بہت پیچھے لیکن اب اس قدر عرصہ کے بعد مسلمانوں نے کم سے کم منہ سے ضرور کہنا شروع کر دیا ہے کہ ہمیں متحد ہونا چاہیئے۔

دنیا کا ایک بہت بڑا اہم ناکہ جسے انگریزی میں Strategy کہتے ہیں۔ بحیرہ روم ہے۔ اس کے گرد مسلمان ممالک کی اکثریت ہے۔ اس طرح دوسرے اکثر ناکوں پر نہیں۔ تو بہت سے ناکوں پر مسلمان بیٹھے ہیں۔ اور تمام کمزوریوں کے باوجود ان وجوہ سے مسلمانوں کی اہمیت بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور امریکہ اور یورپ کو ان کا احترام ضرور کرنا پڑتا ہے ان کی ترقی کے لئے سب سے پہلی اور ضروری بات یہ ہے کہ وہ غلامی سے آزاد ہوں خواہ وہ آزادی اخلاقی ہی ہو۔

مرکزی ممالک عرب میں اکثر جھگڑا ہوتا رہتا ہے۔ جو کہ عام طور پر خاندانی ہوتا ہے۔ اگر اسلامی ممالک اتحاد کر لیں اور آپس میں صرف مشورہ کر لیا کریں تو پھر بھی خدا کے فضل سے اسلامی سیاست کو کوئی خطرہ نہیں۔ لیکن اگر بہت جلد ترقی نہ ہوئی۔ تو پھر بہت زیادہ خطرہ ہے۔ اور وہی بات ہوگی۔ کہ نقی لڑیں۔ اور چیونٹیاں پسیں۔

۵۔ یہودیوں کی وسعت

یہودیوں کی وسعت اسلامی مفاد کے لئے بہت زبردست خطرہ ہے۔ مجھے خدا نے موقعہ دیا ہے۔ کہ میں اس طرف اشارہ ہی نہیں۔ بلکہ تفصیل کے ساتھ اس کے خطرات اور اس کے لئے ضروری احتیاطیں بیان کر چکا ہوں۔ اسلامی ممالک بہت زبردست خطرے میں ہیں۔ اور انہیں اس بارہ میں بھی پالیسی کو طے کرنا چاہیئے۔ اس وقت ساڑھے سات لاکھ عرب بے خانماں پڑے ہیں۔ اور اس کا ابھی تک کوئی تریاق نہیں سوچا گیا اور کوئی تجویز نہیں کی گئی۔ اگر جلدی مسلمانوں نے یہودی خطرہ کی طرف توجہ نہ کی۔ تو

پولیس کے اعلیٰ افسروں کا خفیہ اجلاس

نزبن ۱۹ جون۔ پرتگال میں ۲۰ ملکوں کی پولیس کے افسران اعلےٰ کی ایک خفیہ کانفرنس منعقد ہوئی تاکہ ایسی جماعتوں کو ختم کرنے کے طریقوں پر غور کیا جا سکے۔ جو دنیا کے فضائی راستوں سے چوری اور ناجائز برآمد میں مہارت رکھتے ہیں انہوں نے جو منصوبے مرتب کئے ہیں ان پر آہنی پردہ کے علاوہ تمام ملکوں میں عمل درآمد ہوگا۔ اس میں ایک استثنیٰ امریکہ ہے۔ جس نے پولیس کے بین الاقوامی جرائم کمیشن سے تعاون بند کر دیا ہے کیونکہ اس کمیشن نے بعض سیاسی تفتیش میں امریکہ میں امریکہ کی مدد کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

اردن میں آبپاشی کی سکیم

عمان ۱۹ جون۔ یہاں بتایا گیا ہے۔ کہ اردن کی حکومت نے شمالی صوبہ میں بنجر زمین کی سیرابی کے لئے ایک منصوبہ پر عملدرآمد شروع کر دیا ہے

اس منصوبہ پر ۱۱۰۰۰ دینار صرف ہوئے۔ بندوں کی تعمیر اور آب پاشی کی نہروں کی کھدائی کے پانچ اور منصوبوں پر بھی کام شروع ہو گیا ہے (اسٹار)

وزیر اعظم پاکستان کا حادثے کے متعلق بیان

کراچی ۱۸ جون۔ مسٹر لیاقت علی خاں وزیر اعظم پاکستان نے ریل کے حادثہ کے متعلق مندرجہ ذیل بیان دیا۔

"گھوٹکی کے ریلوے اسٹیشن پر ریل گاڑی کو جو حادثہ پیش آیا ہے۔ جس کی وجہ سے کچھ انسانی جانوں کا اتلاف اور کچھ افراد زخمی ہوئے ہیں۔ مجھے سن کر سخت افسوس ہوا۔ میں ان افراد کے لواحقین سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں۔ جنہیں اس حادثہ میں لقمۂ اجل ہونا پڑا اور دعا کرتا ہوں کہ زخمی جلد صحتیاب ہوں۔ حکومت نے امداد کا بندوبست کر دیا ہے"۔